چلاتی تھی اے زینتِ آغوش پیمبرؐ
آئی ہے یہ صدا لاش شہ دیں سے مکرر　۲۵
گردن تو اٹھاؤ بہن آئی ہے کھلے سر
بھائی ترے قربان ہوا اے مری خواہر

مرثیہ نمبر ۱۲

سچ ہے کہ عجب تجھ پہ ستم ہوتے ہیں زینبؑ
تیرے لئے تیرے پہ بھی ہم روتے ہیں زینبؑ

جب اہل بیتؑ آئے لاشوں پہ اقربا کے
تسلیم کی پدر کو ننھا سا ہاتھ اٹھا کے　۱
بالی سکینہؑ لپٹی تب لاشِ شہ سے آکے
بولی کہ ظلم سنیئے اب شمر بے حیا کے

زینبؑ کے آگے بابا ماں کے حضور بابا
مجھ کو طمانچے مارے ہیں بے قصور بابا

دستِ جفا سے سیلی جب شمر نے لگائی
شبیرؑ کی دہائی عباسؑ کی دوہائی　۲
رو رو کے تب پکاری یہ بے نصیب جائی
حضرت کی اور چچا کی آواز بھی نہ آئی

کوئی نہ میرا وارث جز ذاتِ کبریا تھا
ہاں روحِ فاطمہؑ کے رونے کا غل مچا تھا

بابا ستمگروں کا ہم کو ستانا دیکھو
رن میں اسیر ہو کر اماں کا آنا دیکھو　۳
بیٹی کا رونا دیکھو ان کا رلانا دیکھو
بھائی کی پشت دیکھو اور تازیانہ دیکھو

کیا حادثے ہوئے ہیں کیا آفتیں پڑی ہیں
سر ننگے بال کھولے زینبؑ پھوپی کھڑی ہیں

یہ تو میں جانتی ہوں کچھ بس نہ تھا تمہارا
اتنا تو پوچھو بابا اب شمر سے خدارا　۴
تقدیر ہی میں میری یہ حادثہ تھا سارا
کس بات پر طمانچہ بیٹی کو میری مارا

دیتے ہیں سب دلاسا اطفال بے پدر کو
یا مار کر طمانچہ لے لیتے ہیں گہر کو

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۵
اکبرؑ بہن پہ بابا کیا شدتِ محن ہے
مظلوم تھا جو دولھا مظلومہ اب دلہن ہے
کنگنا بندھا تھا شب کو اب ہاتھ میں رسن ہے
بیٹی تو بے ردا ہے نوشاہ بے کفن ہے

پردے کو اس بہن کے اب ذاتِ کبریا ہے
رنڈسالہ چھن گیا ہے مقنع بھی چھن گیا ہے

۶
جب بنتِ شاہِ دیں نے رُوداد یہ سُنائی
اتنے میں زینبؑ اُس جا کہتی ہوئی یہ آئی
میدانِ قتل کانپا اور لاش تھرتھرائی
اُٹھو امام بھائی بولو حسینؑ بھائی

خاطر مری ہے لازم بے گھر ہوں بے وطن ہوں
بن بیٹوں کی ہوں مادر بن بھائی کی بہن ہوں

۷
اے بے کفن برادر کیا قدرتِ خدا ہے
ایک دن یہ ہے کہ رن میں تو بسملِ جفا ہے
دوشِ نبیؐ پہ اکثر تو عید کو چڑھا ہے
وہ تیری ابتدا تھی یہ تیری انتہا ہے

نانا کی بُردباری دکھلا رہے ہو بھائی
بابا کی خاکساری دکھلا رہے ہو بھائی

۸
زینبؑ کا تھا یہ نوحہ اور کہتی تھی یہ بانوؑ
بینائی بھی نہیں ہے ڈھونڈوں جو رن میں تم کو
اکبرؑ کدھر ہو بولو اصغرؑ کدھر ہو بولو
اے میرے نامرادو اے میرے بھوکے پیاسو

برچھی کے مارے بولو پیکاں کے مارے بولو
صدقے تمہارے بولو واری تمہارے بولو

۹
اکبرؑ کا لاشہ ناگہ تقدیر نے دکھایا
چوما کلیجہ زخمی اور مُنھ سے مُنھ ملایا
زخمِ جگر سے اُس نے بیٹے کا ہاتھ اُٹھایا
پھر لاش کے بغل میں اک نامہ اُس نے پایا

سجادؑ کو پکاری بیٹا پڑھو یہ کیا ہے
وہ بولے خطِ صغراؑ تقدیر کا لکھا ہے

Presented by www.ziaraat.com

۱۰
بانوؑ پکاری ہاں یہ صغراؑ کا خط ہے واری
یاں تو تمہارے دل پر برچھی لگی یہ کاری
پھر لاش کے جگر پر خط رکھ کے یہ پکاری
صغراؑ وطن میں اب تک ہے منتظر تمہاری

اے نامراد اکبرؑ اے نوجوان اکبرؑ
اٹھارہ سال کے تھے تم میہمان اکبرؑ

۱۱
تم مر گئے پُر ارماں ارماں نکالوں کیونکر
آگے پکارتی تھی میں تم کو کہہ کے اکبرؑ
سہرا میں کس کے باندھوں تن ہے تمہارا بے سر
اب رُؤوں پیاسا کہہ کر یا نامراد کہہ کر

شادی بھی تو تمہاری ہے ہے نہ ہونے پائی
دولہا بھی کہہ کے تم کو بانوؑ نہ رونے پائی

۱۲
ناگہ عدو پکارے بس رو چکے اسیرو
گھبرائی سخت زینبؑ اور یہ پکاری رُو رُو
رو لینا راستے میں اونٹوں پہ بیٹھو اب تو
اے کربلا علیؑ کے پیاروں کو سونپا تجھ کو

چھٹتی ہے بنت زہراؑ فرزند مرتضیٰؑ سے
اے کربلا نگہباں مہمان کربلا سے

۱۳
اے کربلا امام بے سر کو تجھ کو سونپا
فرزند مرتضیٰؑ کے لشکر کو تجھ کو سونپا
اکبرؑ کو تجھ کو سونپا اصغرؑ کو تجھ کو سونپا
کس کس کا نام لوں میں سب گھر کو تجھ کو سونپا

اُترا تری زمیں پر کس شاہ کا ہے لشکر
یہ لشکر حسینؑ اللہ کا ہے لشکر

۱۴
آواز فاطمہؑ کی اُس دم ہوئی یہ پیدا
کیوں کربلا کو سونپا میرے پسر کا لاشا
اے سوگوار شبیرؑ اے میری بیٹی دُکھیا
کیا روحِ فاطمہؑ کی حاضر نہیں ہے اِس جا

بھائی کو اپنے تو بھی اے خستہ حال رُو لے
زہراؑ تو پیٹتی ہے لاشے پہ بال کھولے

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۵
ارشاد فاطمہؑ سے زینبؑ کو چین آیا
بچوں کو قیدیوں نے آغوش میں اٹھایا
ناگاہ شمر ملعوں اونٹوں کو رن میں لایا
ناگہ پکاری فضہؑ فریاد ہے خدایا

تنہا زمیں کے اوپر لاشِ امام دیں ہے
اے بی بیو سکینہؑ رن میں کہیں نہیں ہے

۱۶
چلائی بانوؑ لوگو ٹھہرو برائے حیدرؑ
ہے ہے کہاں میں جاؤں ڈھونڈوں اسے کہاں پر
کھوئی گئی ہے بیٹی ماں ہو سوار کیونکر
میری یتیم بچی میری غریب دُختر

وہ تو ابھی پدر کے لاشے پہ رو رہی تھی
فریاد کر رہی تھی قربان ہو رہی تھی

۱۷
لوگو ابھی سُنا تھا کہتی تھی ہائے بابا
اکبرؑ کی لاش پر ہے اس کو تھا میں نے دیکھا
دکھلاتی تھی پدر کو زخمی وہ کان اپنا
بھائی کا چومتی تھی کس پیار سے کلیجا

اصغرؑ ہلا تھا اس سے اصغرؑ سے وہ ملی تھی
مُردے کے وہ جھنڈولے بالوں کو سونگھتی تھی

۱۸
بانوؑ کے اس بیاں سے ٹکڑے ہوا کلیجا
اکبرؑ کی لاش سے وہاں زینبؑ نے رُو رُو پوچھا
پھر آئی قتل گہ میں سر ننگے بنتِ زہراؑ
بیٹا کہیں بہن کو تم نے ہے رن میں دیکھا

کھوئی گئی سکینہؑ جنگل سے ڈھونڈھ لاؤ
اکبرؑ اٹھو بہن کو مقتل سے ڈھونڈھ لاؤ

۱۹
بانوؑ پکارتی تھی اک سمت وا دریغا
بیٹوں کے داغ سے تو ناسور ہے کلیجا
بی بی کدھر ہو بولو ڈھونڈوں میں تم کو کس جا
واری سکینہؑ تم تو چھوڑو نہ ساتھ میرا

دل ڈھونڈھتا ہے تم کو لاؤں تمہیں کدھر سے
کیا چھپ گئی ہو واری شمرِ لعیں کے ڈر سے

Presented by www.ziaraat.com

۲۰
لو آؤ اب نہ تم کو گھرکے گا شمر واری
بی بی کے بدلے آفت میں سر پہ لوں گی ساری
لو آؤ اب نہ تم کو مارے گا کوئی پیاری
لو شمر سے سفارش کرتی ہوں میں تمہاری
سمجھا دیا ہے میں نے اب شمر کو عمر کو
لو بی بی رو دو آ کر تم شوق سے پدر کو

۲۱
نامِ سکینہ لے کر ڈھونڈھا تمام صحرا
سب گر پڑیں زمیں پر کہہ کہہ کے واحسینا
مقتل میں پر نشاں بھی پایا کہیں نہ اُس کا
ناگاہ کوئی بولا اے دُخترانِ زہرا
اک لاش نہر پر جو شانے کٹی پڑی ہے
اک لڑکی زلفیں کھولے اُس لاش پر کھڑی ہے

۲۲
سر پیٹتی ہے اپنا ہے ہے چچا وہ کہہ کر
سب نے کہا سکینہؑ واں ہوئے گی مقرر
زخمی ہیں کان دونو کرتا لہو سے ہے تر
کہہ دو کہ بیٹھے ناقے ماں سے چلیں ستمگر

مرثیہ نمبر ۱۳

سقائے شاہِ دیں پر ہم اشک بار ہوں گے
ابنِ علیؑ کو رو کر قیدی سوار ہوں گے

۱
لکھتے ہیں راویانِ جگر سوز یہ کلام
لشکر سے ابنِ سعد یہ بولا بوقتِ شام
جب بعدِ عصر کٹ گیا رن میں سرِ امام
منظور ہے ہمیں کہ نہیں آج ہو مقام
اِک خیمہ ایستادہ حضورِ نگاہ ہو
شب باش اس میں آلِ رسالت پناہ ہو

۲
اک خیمہ تب علیحدہ رن میں بپا ہوا
تقسیم فوجِ شام میں ہونے لگی غذا
اس میں ہوئے مقیم اسیرانِ کربلا
ہر قسم کے طعام مہیا تھے جا بہ جا
آسائشِ طعام تھی ہر بدخصال کو
اور فاقہ تیسرا تھا محمدؐ کی آل کو

Presented by www.ziaraat.com